معیشت داں مالتھس نے ملک کی خوشحالی کے لیے آبادی کی روک تھام کو لازمی قرار دیا تھا۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ بھی تھی کہ مردوں اور عورتوں کی شادیاں دیر سے کی جاتیں، تاکہ بچے کم پیدا ہوں۔ اسی نظریہ سے متاثر ہو کر ہمارے پڑھے لکھے گھرانوں میں پچیس پچیس، تیس تیس سال تک شادی نہیں ہوتی۔ حالانکہ اس سے معاشرہ میں کافی خرابیاں پیدا ہوتے کا خدشہ ہوتا ہے۔ بایں ہمہ یہ لوگ بلوغت کی عمر کے بعد بھی دس بارہ سال شادی نہ ہوتے پر اس لیے خاموش رہتے ہیں کہ یہ تاخیر ان کے نظریہ "چھوٹا کنبہ خوشحال گھرانہ" کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے۔ اور اسی لیے یہ بچپن کی شادی کی مخالفت بھی کرتے ہیں، اور سہارا قرآن کا لیتے ہیں۔ ورنہ اگر یہ لوگ قرآنِ مجید سے مخلص ہوتے تو پھر جو لوگ بلوغت کے بعد بھی تادیر شادی نہیں کرتے، ان کے خلاف بھی ضرور آواز اُٹھاتے، کہ قرآنِ مجید صاف ستھرے اور پاکیزہ معاشرے کے قیام کا حکم تو دیتا ہے "چھوٹا کنبہ خوشحال گھرانہ" کا پرچار نہیں کرتا۔

هٰذَا مَا عِنْدِيْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ!

شعر و ادب — جناب فضل رورپڑی

اسی کا نام ہے بابرکت اور ذکرِ سعید

خدا کے نامِ گرامی سے کرتا ہوں تمہید
جو سب سے اعلیٰ و ارفع ہے صاحبِ تمجید

وہی ہے خالقِ عالم، وہی حمید و مجید
اسی کا نام ہے بابرکت اور ذکرِ سعید

کسی کا وہ نہیں دنیا میں اس کا کوئی نہیں
وہ بے نیاز بھی سے ہے واحد اور وحید

کچھ ایسے لوگ زمانے میں ہو گئے پیدا
ہمیشہ کرتے ہیں اسلام ہی کی جو تردید

وہ کہتے ہیں کہ نہیں قابلِ عمل اسلام
مطابق اب کے زمانے کے اسکی ہو تجدید

حقیقتاً یہ مطابق ہے ہر زمانے کے
نہیں ہے راہ پہ آنے کی انکے کچھ امید

صلوٰۃ و صوم سے وہ بے نیاز رہتے ہیں
خدا نے کی ہے اگرچہ بہت دفعہ تاکید

ہمیشہ نشۂ دولت میں مست رہتے ہیں
نہیں ہے انکے دلوں میں خدا کا خوف و وعید

خدا کے نور سے روشن ہے کائنات تمام
ہے اس کے نام کا سکہ رواں قریب و بعید

یہ کیا سبب ہے کہ سارا جہاں پریشاں ہے
کسی طرف سے ملے کوئی تو خوشی کی نوید

جہاں میں دینِ محمدؐ کا بول بالا ہو!
دعا ہے جلد اب آجائے ایسا دورِ سعید

معاشرے کی بھی اصلاح حال ہو جائے
کہ پھیل جائے زمانے میں چار سُو توحید